تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/اکتوبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

یہ جمعہ اس سال کے اکتوبر کا آخری جمعہ ہے اور حسب روایت اس جمعہ میں جو اکتوبر کا آخری جمعہ ہوتا ہے عموماً تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور اگر کسی وجہ سے اس جمعہ میں نہ ہو سکے تو پھر نومبر کے پہلے جمعہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔

قبل ازیں تو اس جمعہ کے ساتھ مجلس انصار اللہ کے اجتماع کا افتتاح بھی اکٹھا ہو جایا کرتا تھا لیکن امسال حکومت نے مجلس انصار اللہ کو تو اجتماع کی اجازت نہیں دی لیکن علما کو جو غیر احمدی علما ہیں ان کو ربوہ میں اکٹھے ہو کر تین دن، دن رات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام اور بزرگان سلسلہ اور علما سلسلہ کو نہایت گندی گالیاں دینے کی اجازت دی کیونکہ ان کا یہ ایمان ہے حکومت کا کہ اس ملک میں انصاف ہونا چاہئے اور ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ انصاف کیا جارہا ہے اور جس طرح ایک احمدی کی حیثیت ہے اس ملک میں اسی طرح صدر پاکستان کی حیثیت ہے تو اس لئے اس بات کو سو فیصدی ثابت کرنے کے لئے وہ یہ رویہ اختیار کرتے ہیں تاکہ کسی قسم کے اشتباہ کا کوئی سوال نہ رہے کہ کس قسم کا انصاف اس ملک میں قائم ہے؟

بہر حال اللہ تعالیٰ سے ہی ہماری ساری امیدیں اور توقعات وابستہ ہیں اور خیر الحاکمین تو وہی ہے۔ جب اس کے انصاف کا وقت آیا کرتا ہے تو مالکیت کی کنجیاں چونکہ اس کے ہاتھ میں ہیں

اس لئے ہر دوسرا انسان انصاف کے مقام سے معزول کیا جاتا ہے اور خدا کی تقدیر جب اپنے ہاتھ میں انصاف لیتی ہے تو پھر کسی کا بس نہیں چلتا کہ اس انصاف کے مقابل پر کوئی بات کہہ سکے۔ تو ہمیں تو خیر الحاکمین سے ہی توقع ہے کہ وہ انصاف فرمائے گا لیکن دعا ہماری یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم فرمائے۔

بہر حال یہ جمعہ چونکہ مجلس تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کا جمعہ ہے اس لئے میں آج مجلس تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور اس ضمن میں سب سے پہلی خوشخبری جماعت کو یہ دینی چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال نئے سال کے آغاز کے وقت میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ چونکہ پچاس سال تحریک جدید کو پورے ہو رہے ہیں اور آئندہ سال جب اعلان ہو رہا ہوگا آغاز کا تو اس وقت اکاون واں سال شروع ہو چکا ہوگا اور چونکہ یہ ایک جماعت کی تاریخ میں ایک Landmark ہے، ایک خاص نشانِ منزل ہے اس لیے پہلے تو وعدے پچاس سال تک لاکھوں میں ہوتے رہے اب میری خواہش ہے کہ آئندہ سال ہم کروڑ تک پہنچ جائیں اور آئندہ پھر کروڑوں میں باتیں ہوں یہاں تک کہ صدی کے آخر پر جا کر تحریک جدید کا بجٹ اربوں میں پہنچ چکا ہو۔

الحمد للہ خدا تعالیٰ نے احسان فرمایا اور نا مساعد حالات کے باوجود اور باوجود اس کے کہ دوسری بہت سی تحریکات بھی تھیں اور بہت اقتصادی بوجھ بھی تھا جماعت پر۔ اب تک اس سال کے وعدے جو گزشتہ سال گزرا ہے ایک کروڑ تین لاکھ انہتر ہزار (1,03,69000) تک پہنچ چکے ہیں اور جماعت پاکستان نے بھی اس معاملہ میں غیر معمولی قربانی کا اظہار کیا ہے اور باہر کی جماعتوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے پیش کئے۔ پاکستان کے اضافے بیرونی دنیا کے اضافوں سے نسبت کے لحاظ سے زیادہ آگے ہیں۔ جہاں تک انگلستان کا تعلق ہے جماعت انگلستان کے گزشتہ سے قبل سال کے وعدے بائیس ہزار پاؤنڈ (22,000) تھے اور گزشتہ سال یعنی جو اب ختم ہو رہا ہے اس میں یہ وعدے بڑھا کر چھبیس ہزار (26,000) تک پہنچا دیئے گئے لیکن وصولی میں ابھی انگلستان کچھ پیچھے ہے اور وصولی اکتیس اکتوبر تک وصولی اکیس ہزار پاؤنڈ (21,000) تک پہنچی ہے یعنی بیاسی فیصد (82%) تو یہ بہت معمولی سا فرق ہے۔ معلوم ہوتا

ہے عدم توجہ کی وجہ سے یا غالباً یوروپین مشنز کی تحریک ہے اس کے نتیجہ میں شاید کچھ غفلت ہوگئی ہو مگر میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ذرا سی کوشش سے ہی چند دن کے اندر یہ کمی بھی پوری ہوسکتی ہے۔

پاکستان کا جو مجموعی وعدہ اس کے مقابل پر بھی وصولی میں کچھ کمی ہے لیکن گزشتہ سال کے مطابق اگر ہم جائزہ لیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں عموماً اکتوبر میں جو فصلیں آتی ہیں ان پر ادائیگی ہوتی ہے اس لئے چند دن پاکستان کی جماعتیں تاخیر سے ادائیگی کرتی ہیں کیونکہ اکثر زمیندار جماعتیں ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال اکتوبر تک اکیس لاکھ پچاس ہزار (21,50,000) کی وصولی تھی لیکن سال کے آخر تک تیس لاکھ گیارہ ہزار (30,11,000) تک پہنچ گئی اسی سے توقع رکھتے ہوئے میں امید رکھتا ہوں کہ اب انشاء اللہ پاکستان کا وعدہ اپنے نہ صرف معیار کو پہنچے گا بلکہ آئندہ سال انشاء اللہ اور بھی آگے بڑھ جائے گا۔

بیرون پاکستان اور پاکستان کی جماعتوں کے موازنہ کے لئے چند چارٹس تیار کروائے گئے ہیں وہ میں آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے سال 49 میں اڑتیس ہزار ایک سو بیاسی (38,182) وعدہ کنندگان نے حصہ لیا اور تیس لاکھ بجٹ تھا۔ اکتوبر تک وصولی اکیس لاکھ پچاس ہزار روپے (21,50,000) تھی۔ لیکن سال کے اختتام کے بعد چند دن کے اندر اندر کل وصولی تیس لاکھ گیارہ ہزار دوسو تینتیس روپے (30,11,233) تک پہنچ چکی تھی اور سالِ رواں جو گزر رہا ہے اس میں وعدہ کنندگان ہی انتالیس ہزار نو سو آٹھ (39,908) تک پہنچ گئے یعنی خدا تعالیٰ کے فضل سے سترہ سو چھبیس (1726) وعدہ کنندگان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

یہ وعدہ کنندہ گان کا اضافہ زیادہ تر دفتر سوم میں ہے اور دفتر سوم میں خصوصی کوشش چونکہ لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے اس لئے اس کا سہرا ایک حد تک لجنہ اماء اللہ کے سر پر بھی بنتا ہے اللہ تعالیٰ خواتین کو جزا دے ان کے سپرد جب بھی جماعت کی طرف سے کوئی کام کیا جاتا ہے تو وہ نہایت ہی مستعدی سے اسے سرانجام دیتی ہیں اور تمام دنیا کی عورتوں کا یہ اعتراض کہ ایک مسلمان عورت پردہ میں بٹھا کر نکمی بنادی گئی ہے یہ جھوٹا ثابت ہوجاتا ہے کیونکہ جہاں تک جماعت کی تاریخ کا تعلق ہے سب سے زیادہ کام کرنے والی پردہ دار عورت ہے اور تمام نیک تحریکات میں سب باتوں میں آگے بڑھنے والی خدا تعالیٰ کے فضل سے پردہ دار عورت ہے بلکہ مردوں کے لئے کام کرنے والی بھی جو تحریکات مردوں

سے تعلق رکھتی ہیں اگر ان میں کمی ہو اور عورتوں کے سپرد کی جائیں تو اس میں بھی آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ بٹاتی ہیں۔ تو یہ اعتراض تو عمل سے جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے کہ پردہ کے نتیجہ میں قوموں کے اندر کچھ سستی پیدا ہو جاتی ہے، ایک وجود کا حصہ معطل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی وجود میں تو اس کے بالکل برعکس نمونے نظر آ رہے ہیں۔ جو بے پردہ عورتیں ہیں ان کے رجحانات دنیا داری اور دنیا طلبی کی طرف زیادہ ہیں اور دوسرے مشاغل اور فیشن پرستیاں بھی ان کے اوپر برے رنگ میں اثر انداز ہوتی ہیں لیکن لجنہ کی پردہ دار خواتین اللہ تعالی کے فضل سے قربانی اور خدمت کے ہر معیار میں بہت ہی پیش پیش ہیں اور آزاد قوموں کی عورتوں کی کوئی تنظیم بھی اپنی مستعدی اور وقت کے بہترین مصرف کے لحاظ سے ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتی اور اصل جواب جو موجودہ دنیا میں اسلام پر حملوں کے ہیں وہ عملی لحاظ سے پیش کرنے چاہئیں اور وہی قابل قبول ہوا کرتے ہیں۔

تو دفتر سوم میں لجنہ اماء اللہ نے اللہ تعالی کے فضل سے نمایاں کام کیا اور گزشتہ سال بھی میں نے محسوس کیا تھا کہ بہت ہی اچھا کام کیا ہے اور غیر معمولی اضافہ کیا ہے وعدہ کنندگاں میں بھی اور چندوں کی مقدار میں بھی۔ بجٹ سال 49 کا تیں لاکھ روپے تھا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگرچہ وسط اکتوبر تک صرف اکیس لاکھ روپے وصولی تھی لیکن سال کے آخر اور کچھ دن بعد تک تیں لاکھ سے بڑھ گئی۔ اس مرتبہ بجٹ چالیس لاکھ رکھا گیا اور وسط اکتوبر تک ستائیس لاکھ اسی ہزار (27,80,000) وصولی ہو چکی تھی اور اگر گزشتہ سال کی نسبت کو ملحوظ رکھا جائے تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی یہ وصولی توقع سے بڑھ جائے گی۔ بجٹ میں اضافہ امسال 33% کیا گیا تھا اور گزشتہ کے مقابل پر یہ اضافہ 29% تھا جو اللہ تعالی کے فضل سے پورا ہو چکا ہے۔

دفتر اوّل، دفتر دوم اور دفتر سوم کے موازنے بھی اعداد و شمار کی صورت میں موجود ہیں لیکن ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف دفتر اول کے متعلق میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دفتر اول سے متعلق میں نے یہ تحریک کی تھی کہ دفتر اول چونکہ ایک بہت ہی عظیم الشان تاریخی حیثیت کا دفتر ہے اس لئے جماعت اس دفتر کو کبھی بھی مرنے نہ دے یعنی وہ لوگ جنہوں نے سب سے پہلے اس تحریک کی قربانیوں میں عظیم الشان حصہ لیا تھا ہمارے ماں باپ یا بعضوں کے دادا ہوں گے اور ان لوگوں نے پہلا قدم اٹھایا ہے عظیم الشان نیکی کی طرف اور یہ تمام دنیا میں جو کثرت کے ساتھ جماعتیں پھیل

گئی ہیں اور ملک ملک اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے خدام نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے ہیں اور غیروں کو اسلام سکھا رہے ہیں یہ ساری برکت ان قربانی کرنے والوں کی قربانی کی ہے جنہوں نے دفتر اول کا آغاز کیا تھا۔ عورتیں کیا، مرد کیا، اور بچے کیا عجیب عاشقانہ رنگ میں نہایت ہی غریبانہ حالت کے باوجود انہوں نے بہت بڑا بوجھ اٹھایا جو توقع سے بڑھ کر تھا اور پھر اس کو مسلسل تازندگی وفا کے ساتھ نبھاتے رہے۔ اس لئے میں نے یہ تحریک کی تھی کہ جن کے والدین نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا اور وہ فوت ہو گئے وہ صدقہ جاریہ کے طور پر اور اپنے والدین کے احسان کے طور پر اپنے دادا یا اور بزرگوں کے احسان کے طور پر جہاں سے وہ چندہ منقطع ہوا تھا وہاں سے اس چندہ کو دوبارہ شروع کر دیں اور چونکہ اس زمانہ کے مالی حالات کے پیش نظر وہ بہت بڑی رقمیں نظر نہیں آتیں آج کل کے حساب سے اگر دیکھا جائے تو اس لئے ہر شخص کے بس میں ہے کیونکہ ان لوگوں کے خاندان اللہ کے فضل سے بہت دنیاوی وجاہت پا گئے ہیں اور مالی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو کشائش عطا فرمائی ہے سہولتیں عطا فرمائی ہیں اس لئے اگر وہ سابقہ بقایا بھی دینے کی کوشش کریں تو ہرگز بعید نہیں ہے کہ وہ نہ صرف دیں بلکہ بڑھا کر دیں۔ چند بچے بھی اگر مل کر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کے نام کو مرنے نہیں دینا اور قیامت تک ہماری نسلیں ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں گی تو یہ بہت ہی ایک عظیم الشان قدم اٹھایا جائے گا اور جو لوگ اس میں حصہ لیں گے ان کے بھی نام اللہ کے رجسٹر میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ بہر حال نسلاً بعد نسلٍ اس دفتر کو ہم نے زندہ رکھنا ہے اور یہ دفتر ویسے بھی بہت ہی عظیم الشان معززین کا دفتر ہے۔ اس میں صحابہ کرام شامل ہیں، اس میں احمدیت کے نام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سننے کے بعد شامل ہو کر قربانیاں دینے والے بکثرت لوگ شامل ہیں اور پھر تابعین بھی اول نسل کے شامل ہیں اس لئے یہ دفتر جماعت کا خلاصہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے ملک میں بھی اگر کسی کے علم میں ہو کہ ان کے ماں باپ تحریک میں حصہ لیتے تھے تو وہ ضرور کوشش کریں کہ ان کے نام کو زندہ رکھیں۔

جو اطلاعیں ملی ہیں غالباً سولہ سو ایسے کھاتے تھے جن کو آپ Dead کھاتہ کہتے ہیں یعنی مرا ہوا کھاتہ اور چونکہ ان لوگوں کی قربانیاں خدا کی نظر میں زندہ رہنے کے قابل تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں تحریک ڈال دی اور جب میں نے تحریک کی تو سولہ سو (1600) کھاتے سے کچھ

زائد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک زندہ ہو چکے ہیں اور ان کے ورثا نے بڑی محبت اور عشق کے اظہار کے طور پر قربانیاں پیش کی ہیں اور سارے بقایا جات پورے کر دیئے ہیں اور اب وہ آئندہ یہ عہد کر چکے ہیں کہ ہم ان کو جاری رکھیں گے اور ہمارے بعد وہ دعا کرتے ہیں کہ ہماری نسلیں بھی انشاء اللہ اس کو جاری رکھیں گی۔ لیکن بہت سے نام ایسے ابھی باقی ہیں جن کے متعلق تحریک جدید کے پاس ریکارڈ نہیں ہے کہ ان کے بچے کہاں گئے ہیں اور باوجود اس کے کہ جماعتوں کو سرکلر دیا گیا تھا لیکن عموماً یہ ہوتا ہے کہ سرکلر امیر، مربی تک پہنچتا ہے پھر بعض کارکنان تک پہنچ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کے اندر کمزوری آنی شروع ہو جاتی ہے اور یہ محنت نہیں اٹھائی جاتی کہ ساری جماعت کے ایک ایک فرد تک پیغام پہنچ جائے اور پھر یاد دہانی کروائی جائے اس لئے اس خطبہ میں میں خود یاد دہانی کرواتا ہوں کیونکہ اب تو کیسٹس (Cassettes) کے ذریعہ ساری دنیا میں پیغام پہنچ رہا ہوتا ہے تو جس جس احمدی کے کانوں تک یہ آواز پہنچے وہ تلاش کرے خود کہ میرے والدین یا میرے دادا پردادا نے یا بعض اور بزرگوں نے حصہ لیا تھا کہ نہیں تحریک جدید میں اور اگر لیا تھا تو پھر اسے وہ زندہ کرنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی ایسے بزرگ ہوں جنکی اولاد نہ ہو لا وارث مر چکے ہوں خدانخواستہ ایسے بھی ہوتے ہیں بہر حال تو میری تحریک جدید سے یہ گزارش ہے کہ ان کے نام میرے سپرد کریں میری خواہش ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی چندہ دوں اور آئندہ بھی میری اولاد کی جو بھی شکل ہو ان کو بھی وصیت کروں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نام زندہ رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک حصہ تحریک جدید کا اعمال کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق میں چند باتیں بعد میں بیان کروں گا اس سے پہلے کہ میں شروع کروں تحریک جدید کے بیرونی حصہ سے متعلق کچھ اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

گزشتہ سال بیرونی ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ترپن لاکھ اٹھاون ہزار تین سو پچاس روپے (53,58,350) کے وعدے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس میں بھی نمایاں اضافہ ہوا اور اب تریسٹھ لاکھ انسٹھ ہزار چار سو چونتیس روپے (63,59,434) کے وعدے بیرونی ممالک سے وصول ہو چکے ہیں۔ ان میں جو نمایاں قربانی کرنے والی جماعتیں ہیں ان میں سے سپین نے اضافہ کیا ہے۔ تعداد تو اگرچہ تھوڑی ہے لیکن بہر حال ان کے اخلاص کا معیار کافی

بلند ہے۔ ایک سو تراسی فیصد اضافہ کیا ہے سپین نے۔ سری لنکا پیچھے تھا جو اور گزشتہ دور ہوا وہاں اس کے نتیجہ میں جماعت میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی۔ تحریک جدید میں بھی انہوں نے خدا کے فضل سے ایک سو اکہتر فیصد (171%) اضافہ کے ساتھ چندے دیئے۔ سیرالیون میں ایک سو پچیس فیصد (125%) اضافہ، سنگاپور میں سو فیصد (100%)، برما میں پچھتر فیصد (75%)، سوئٹزرلینڈ اڑسٹھ فیصد (68%)، گیمبیا میں چونسٹھ فیصد (64%)، لائبیریا میں تریسٹھ فیصد (63%)، گی آنا میں اڑتیس فیصد (38%)، آئیوری کوسٹ میں اکتیس فیصد (31%)، یوگنڈا میں پینتیس فیصد (35%)، غانا میں تیس فیصد (30%)، ناروے میں اٹھائیس فیصد (28%)، ٹرینیڈاڈ پچیس فیصد (25%) اور شرق اوسط میں اٹھاون فیصد (58%) اضافہ ہوا ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ باقی جو ممالک ہیں جن میں معمولی اضافہ نسبتاً ہے ان کی فہرست پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کچھ ممالک ایسے ہیں جو پیچھے بھی ہٹے ہیں اور میرا یہ خیال ہے کہ اس میں انتظامی دقت ہے یعنی انتظامی کمزوری ہے ورنہ یہ ناممکن ہے کہ جماعت کا قدم پیچھے ہٹے کیونکہ ہمارا تجربہ تو یہی ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ (آل عمران:۱۳۵) جماعت کے اوپر چاہے تنگی کا زمانہ ہو چاہے خوشحالی کا زمانہ ہو یہ بہر حال آگے قدم بڑھاتی ہے۔

چنانچہ ربوہ کی مثال آپ دیکھ لیجئے۔ ربوہ میں جو فہرست ہے شہروں کی، پاکستان کے شہروں کی اس میں سب سے زیادہ حیرت انگیز طور پر ربوہ میں اضافہ ہوا ہے حالانکہ ربوہ میں نسبتاً غربا کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ایک بہت بڑی تعداد تو ایسی ہے کہ جن کو اگر سلسلہ گندم اور ضروریات مہیا نہ کرے تو ان کے لئے رہن سہن مشکل ہو جائے، بہت ہی تکلیف دہ حالات پیدا ہوں اور بہت سے واقفین ہیں۔ اسی طرح مختلف مصائب کے مارے ہوئے پناہ کیلئے باہر سے یہاں آجاتے ہیں۔ تو عمومی معیار، اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائے، فی الحال یہ بہت کم معیار ہے لیکن گزشتہ تین سال کے اندر ربوہ نے اخلاص میں جو ترقی کی ہے وہ اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ سال 48 میں دو لاکھ ان کا وعدہ تھا اور اس سے آئندہ سال تین لاکھ انہتر ہزار کا ہوا اور امسال جو گزر رہا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ سے کچھ اوپر وعدہ ہو چکا ہے، یہ وعدہ نہیں ہے وصولی ہے۔ ربوہ کے تین سال پہلے یعنی آج سے

تین سال پہلے جو وصولی تھی وہ دو لاکھ نو ہزار (2,09,000) تھی اور آج اس کی وصولی چار لاکھ ایک ہزار نو روپے ہو چکی ہے حالانکہ حالات ایسے خطرناک رہے ہیں ربوہ میں اور ایسی پریشانیاں رہی ہیں کہ خطرہ یہ تھا کہ سب سے زیادہ ربوہ کے چندوں پر برا اثر پڑے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے جو مؤمنوں کی صفات بیان فرمائی ہیں قرآن کریم میں ان میں ایک یہ ہے وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:۱۰) کہ وہ اللہ کی ضروریات کو یعنی دین کی ضروریات کو اپنی ذاتی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ تنگی کی حالت میں ہی اور نہایت مشکلات کی حالت میں گزارہ کر رہے ہوں۔ تو یہ تعریف اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جماعتوں پر پورا اترتی ہے لیکن ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص مقام عطا فرمایا کہ فیصد اضافہ کے لحاظ سے سارے پاکستان کی بلکہ ساری دنیا کی جماعتوں میں آگے بڑھ گیا ہے۔

دوسرے نمبر پر سیالکوٹ آتا ہے یہاں اضافہ %54.5 ہے لیکن سیالکوٹ کا جو اضافہ ہے وہ اس لحاظ سے اتنا زیادہ خوشکن نہیں کہ سیالکوٹ کی جماعتیں کچھ ضرورت سے زیادہ دیر سے سوئی ہوئی ہیں اور جو ان کے اندر اصل معیار ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کو استطاعت عطا فرمائی ہے اس سے ابھی بھی پیچھے ہیں۔ چنانچہ سارے سیالکوٹ کا بڑھنے کے بعد بھی 36,000 تک وعدہ پہنچا ہے اور ربوہ کا ایک شہر کا چار لاکھ سے اوپر ہے۔ حالانکہ سیالکوٹ ہی میں اس وقت سب سے زیادہ جماعتوں کے تعداد ہے لیکن مشکل یہی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک سیالکوٹ نے نیند کے مزے اڑائے ہیں یا ایک اور بات بھی ہے کہ سیالکوٹ والے سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا میں جو قربانیاں دے رہے ہیں احمدی ان میں سب سے آگے سیالکوٹی ہیں اس لئے وہی کافی ہیں ہماری طرف سے، وہ کام کرتے رہیں ہماری صف اول بن کر ہم ان کے ثواب میں حصہ لیتے رہیں گے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ سارے پاکستان میں بھی بلکہ ساری دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیالکوٹیوں کو غیر معمولی طور پر جماعتی خدمات کی توفیق ملی ہے اور مل رہی ہے۔ تو یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ سیالکوٹ بیچارے کو بالکل ہی نکما نہ سمجھ لیں۔ اس میں بھی جان ہے خدا کے فضل سے لیکن باہر جا کر زیادہ جان پڑتی ہے سیالکوٹ میں رہ کر کم پڑتی ہے۔ باہر کے سیالکوٹیوں کو بھی چاہئے کہ کچھ ان کی طرف فکر کریں۔ اپنے عزیزوں کو لکھیں ان کو کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے تمہیں کو اپنا دوسرا وطن قرار دیا تھا اس کی لاج رکھ لو اور جس طرح ہم باہر نکل کر قربانیوں میں پیش پیش ہیں تم بھی پیش پیش ہو۔

یہ درست ہے کہ وہاں جو پیچھے رہنے والے ہیں ان کے مالی حالات بہت قابل فکر ہیں بہت حد تک اور زمینیں چونکہ بٹ گئی ہیں پھر اور بٹ گئیں اس کے نتیجے میں کچھ اختلاف بھی پیدا ہوئے کچھ بے برکتیاں بھی پیدا ہوئیں اور اس کی وجہ سے مالی حالات پر برا اثر ہے لیکن مالی حالات اچھے کرنے کا بھی یہی علاج ہے کہ چندے دیں یہ نکتہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے جو لوگ قربانیاں کرتے ہیں خدا کی خاطر اور اپنی ضروریات پہ ترجیح دیتے ہیں دین کی ضرورت کو، اللہ تعالیٰ ان کے گھر بھی برکتوں سے بھرتا ہے اور ان کی نسلوں کے گھر بھی برکتوں سے بھر دیتا ہے اور کبھی بھی کوئی انگلی خدا کی طرف اس شکوہ کے ساتھ نہیں اٹھ سکتی کہ ہمارے ماں باپ نے قربانیاں دی تھیں تو ہم فقیر رہ گئے۔ ان کی نسلیں کھاتی ہیں ماں باپ کی قربانیوں کو اس لئے سیالکوٹ کی مالی مشکلات کا بھی یہی حل ہے کہ وہ چندہ میں آگے بڑھیں۔

مجھے آج ہی میں جو میں ڈاک دیکھ رہا تھا اس میں ایک دلچسپ خط ملا۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے پچھلے سال اپنی آمد کا 1/3 کم لکھوایا چندہ میں اور اگر چہ آپ کی آواز میرے کانوں تک پہنچی تھی کہ اگر نہیں دے سکتے پورا تو دیانتداری سے کہہ دو ہم تمہیں معاف کر دیں گے لیکن جھوٹ نہیں بولنا لیکن وہ ان صاحب سے غلطی ہوگئی حالانکہ تاجر آدمی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آمد اچھی تھی۔ وہ کہتے ہیں 1/3 لکھوا دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ سبق اس طرح دینا تھا کہ آخر پر جب میں نے حساب کیا تو گزشتہ سال کی جو آمد تھی اس سے بعینہٖ 1/3 کم آمد ہوئی اور اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بچانا چاہتا ہے۔ چنانچہ میں نے پھر اس آمد پر نہیں لکھوایا بلکہ اس سے پچھلے سال کی جو زائد آمد تھی اس پر بجٹ لکھوایا جو اس سال گزر رہا ہے اور نتیجہ یہ نکلا کہ میری گمی ہوئی چیزیں واپس مل گئیں، چوری کئے ہوئے مال واپس آنے شروع ہو گئے، جو پیسے مارے گئے تھے وہ واپس آنے شروع ہو گئے اور اس سے بھی آمد میری بڑھ گئی۔

تو اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے بعض 'لیکھے' ہوتے ہیں خاص سلوک ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ سے تو یہ سلوک مجھے علم ہے اور وسیع علم کی بنا پر میں بتا رہا ہوں کہ ایسا پختہ، ایسا یقینی ہے

کہ کبھی اس سلوک میں آپ تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ اس لئے سیالکوٹ والے اگر کچھ کمزور ہیں تو ان کا علاج بھی یہی ہے کہ وہ قربانیوں میں آگے بڑھیں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان پر فضلوں کی بارشیں نازل فرماتا ہے۔

فیصل آباد میں بھی خدا کے فضل سے نمایاں ترقی ہوئی ہے یعنی تین سال پہلے اٹھاون ہزار تھا اب پچاسی ہزار ہے لیکن فیصل آباد میں بھی ایک مشکل یہ ہے کہ وہاں ابھی مجھ پر یہ تاثر ہے کہ جس قدر توفیق ہے اتنا وہ آگے نہیں آرہے۔ لاہور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگرچہ 44% اضافہ ہوا ہے یعنی فیصل آباد اور سیالکوٹ سے پیچھے ہے لیکن 3,49,000 کی رقم بتاتی ہے کہ لاہور کا قربانی کا معیار ماشاء اللہ اچھا ہے۔ راولپنڈی میں بھی نمایاں اضافہ کا رجحان ہے۔ پشاور بہت پیچھے چلا گیا تھا اس میں بھی اب خدا کے فضل سے نمایاں اضافہ کا رجحان ہے۔ کوئٹہ میں بھی حیدر آباد میں بھی اور کراچی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں اضافہ کا رجحان ہے ان کا وعدہ بھی چار لاکھ دس ہزار تک پہنچ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور پہلے کی نسبت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جو بعض جزائر کی جماعتیں ہیں ان میں ماریشس اور فجی کو توجہ کرنی چاہئے وہ بدقسمتی سے ان جماعتوں میں ہیں جن کی یا اطلاع نہیں پہنچ سکی یا واقعۃً وہ گزشتہ سال کی نسبت کچھ پیچھے رہ گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر رحم فرمائے اور گزشتہ کمی کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

اعداد و شمار تو بہت لمبے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ خلاصہ پیش کرنے کے نتیجہ میں آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اس وقت مالی لحاظ سے جماعت باوجود مشکلات کے خدا کے فضل سے چندوں میں آگے جارہی ہے اور یہ چندے کے لئے تھرمامیٹر کے طور پر کام کرنے والی چیز اور یہ دراصل اخلاص کا مظہر ہیں۔ روپے تو کوئی ایسی حقیقت نہیں رکھتے خدا کے سامنے اگر خدا تعالیٰ نے ویسے روپے دینے ہوتے کاموں کے لئے تو آسمان سے بھی پھینک سکتا ہے، خزانے کھول سکتا ہے اپنے وہ آپ کے ذریعہ کیوں روپے وصول کرتا ہے اس میں کیا حکمت ہے؟ اس میں سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ آپ کا اخلاص ترقی کرتا ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ براہ راست تعلق رکھتی ہیں دونوں چیزیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے عزیز مال سے جدا ہوتے ہیں ان کی کیفیت اس

قربانی کے بعد کچھ اور ہوتی ہے اس قربانی سے پہلے کچھ اور ہوتی ہے۔ ان کی محبت خدا سے بڑھ چکی ہوتی ہے، ان کا تعلق زیادہ گہرا ہو جاتا ہے، خدا کے پیار کے زیادہ جلوے وہ پہلے کی نسبت دیکھنے لگتے ہیں اور ان کی کیفیات میں فرق پڑ جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے عام طور پر چندہ کا نام زکوٰۃ رکھا ہے۔

زکوٰۃ کا مطلب ہے بڑھنے والی چیز اور بڑھانے والی چیز۔ جس کو ادا کرنے کے بعد آپ کی کمی نہیں ہوتی بلکہ اموال بڑھنے لگتے ہیں اور زکوٰۃ کا مطلب ہے پاکیزگی۔ چنانچہ ایک ہی لفظ میں دونوں پیغام دے دیئے کہ چندے ادا کرنے والے، خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے والے اپنے مالوں میں بھی برکت دیتے ہیں اور جہاں ان کا مال جاتا ہے وہاں بھی برکت پڑتی ہے اور اپنی روحانیت اور اخلاص میں بھی برکت دیتے ہیں اور ان کو دیکھ کر دوسرے بھی برکت پکڑتے ہیں۔ تو یہ ہے فلسفہ چندے کا کیوں اللہ تعالیٰ انسانوں کو اس بات پر آمادہ کر کے ان کے بھی پیسے لیتا ہے اور جہاں تک اس کے کھاتے کا تعلق ہے پہلا بھی اسی کا دیا ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں پھر اتنا زیادہ دے دیتا ہے کہ دینے والا اگر غور کرے تو صرف شرمندہ ہوگا کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا آئندہ مجھ سے وعدے کئے جنت کے، مجھ پر فضلوں کی بارشیں نازل فرمائیں، مجھ سے پیار کا سلوک کیا اور جتنا میں نے دیا تھا وہ بھی زیادہ واپس کر دیا۔ تو اللہ کا سلوک ہے جہاں تک وہ تو یہی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہی رہے گا۔

اب میں مالی حصہ کے علاوہ جو عملی کام ہیں ان میں سے ایک کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ میں نے تحریک کی تھی کہ انفرادی تبلیغ کو بڑھایا جائے جب تک جماعت انفرادی طور پر تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کرتی اس وقت تک ہماری ترقی کی باتیں، ہمارے غلبہ کی باتیں، اسلام کے تمام دنیا پر چھا جانے کی باتیں محض خوابیں رہیں گی اور اتنا تو ہمیں ملتا رہے گا کہ ہم زندہ رہیں لیکن غلبہ حاصل کرنا، غیروں میں نفوذ کر کے قوموں کے اعداد و شمار بدل ڈالنا یعنی جہاں عیسائی آبادی اکثریت میں ہے وہاں مسلمان آبادی اکثریت میں ہو جائے اس کے لئے تو غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے، بہت زیادہ تیز اقدام کی ضرورت ہے اور وہ اس کے سوا ممکن نہیں کہ آپ میں سے ہر ایک مبلغ بن جائے پس اس لئے اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

جو تعداد شروع میں تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی مقرر کی گئی تھی وہ پانچ ہزار تھی۔ اب یہ

تعداد بڑھ کر تقریباً پچاس ہزار ہو چکی ہے اس لئے جیسا کہ میں نے پانچ لاکھ مبلغ مانگے تھے جماعت سے اگر اس میں وقت لگتا ہے اور واقعی وقت لگے گا کیوں کہ مبلغ بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے اور اپنی سابقہ عادتوں کو توڑنا اور بدلنا ایک آدمی بوڑھا ہو گیا بغیر تبلیغ کئے، دوستوں کے ساتھ اس نے روابط قائم کئے لیکن ان سے بات کبھی نہیں کی، اس کی راہ میں بڑی نفسیاتی الجھنیں حائل ہو جاتی ہیں۔ایک ایسا شخص جس کے ساتھ مراسم میں تبلیغ شامل نہیں ہوئی اچانک اس کو تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اس لئے بہت وقت لگے گا اور پھر تبلیغ کو موثر طریق پر کرنا اور ساتھ ساتھ تربیت حاصل کرنا، تعلیم کی طرف توجہ دینا، لٹریچر کا حصول پھر جماعت کے اندر یہ استطاعت کہ جس جس جگہ جس جس احمدی کو جس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے وہ مہیا کرے یہ نظام وقت چاہتا ہے۔

اور جہاں تک جماعت احمدیہ کی مرکزی تنظیموں کا تعلق ہے اس کی طرف توجہ دی رہی ہے اور امید ہے کہ ایک سال یا دو سال کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ بڑی کثرت کے ساتھ ہر زبان میں ضروری لٹریچر مہیا کر دیا جائے گا اور اس کے علاوہ ٹیپس کی شکل میں اور وڈیو کیسٹس کی شکل میں بھی مدد گار مواد مہیا کیا جائے گا۔لیکن پہلا ٹارگٹ جو مبلغین کا ہے ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ مقرر کرتا ہوں کہ جتنے چندہ دہندگان ہیں کم سے کم اتنے مبلغ ضرور بنیں اور صرف تحریک کی ایک ٹانگ نہ ہو آگے بڑھنے کی دو ٹانگیں مکمل ہو جائیں۔ایک ٹانگ سے دوڑتے دوڑتے کہیں پہنچ گئی ہے خدا کے فضل سے زمین کے کناروں تک پیغام پہنچ گیا ہے۔اب اندازہ کریں کہ جب یہ دوسری ٹانگ مکمل ہو گی تو پھر کس تیز رفتاری کے ساتھ جماعت آگے بڑھے گی۔آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کتنا حیرت انگیز Impact دنیا پر ہو گا جب پچاس ہزار چندہ دہندگان کے ساتھ پچاس ہزار مبلغین بھی ساتھ شامل ہو جائیں گے اور مجھے یہ خوشی ہے کہ تمام دنیا کے خطوط سے اندازہ ہو رہا ہے کہ لوگوں میں بے قراری شروع ہو گئی ہے اور بعض لوگ تو سخت بے چینی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم تو اب راتوں کو اٹھ کر روتے بھی ہیں خدا کے حضور کہ ہمیں جلدی پھل دے ہمارے دل کی تمنا پوری ہو اس لئے آپ بھی مدد کریں دعا کے ذریعے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں پھل دے اور پھر پھلوں کی بھی ایسی اچھی اچھی پیاری پیاری اطلاعیں آنی شروع ہو گئی ہیں کہ بہت ہی طبیعت خوش ہوتی ہے۔ایسے علاقوں سے بھی جہاں شدید دشمنی ہے جماعت کی، وہاں بھی ایسے نو آموز مبلغین جن کو زیادہ علم بھی نہیں تھا ان کو خدا تعالیٰ نے

پھل دینا شروع کر دیا ہے۔

چنانچہ پاکستان کے ایک شدید دشمنی کے علاقہ سے ایک نوجوان نے یہ اطلاع دی ہے کہ ایک اس کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایک نوجوان احمدی ہو گیا ہے اور اس کے ماں باپ نے اس کی مخالفت بھی کی لیکن وہ قائم رہا اور اس نے مجھے خط لکھا کہ ان حالات میں اس نوجوان نے قربانی کی ہے اور اس طرح اس کی اپنی خواہش ہے کہ اس کے والدین بھی احمدی ہو جائیں۔ تو کہتا ہے کہ آپ نے جو جواب مجھے لکھا میں نے وہ اس کے والدین کے سامنے جا کر اس کو پڑھ کے سنایا جب وہ جواب سن رہے تھے تو ان کی آنکھوں میں مجھے ایسی چمک نظر آئی کہ مجھے لگا کہ اب انہوں نے آہی جانا ہے بہر حال۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آج کا جو خط تھا اس کے ساتھ اس نے ایک ہی خاندان کی 12 بیعتیں بھجوائی ہیں۔

تو ہر جگہ جہاں خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے احمدی کو اخلاص کے ساتھ اور دعا کرتے ہوئے وہاں پھل لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ تمام دنیا سے اطلاعیں آرہی ہیں۔ افریقہ کے ممالک سے جنہوں نے تبلیغ شروع کی ہے خدا ان کو پھل دے رہا ہے۔ جرمنی نے ایک سو کا وعدہ کیا ہے اور کل کی اطلاعات کے مطابق پینسٹھ یا چھیاسٹھ تعداد ان کی بیعتوں کی ہو چکی ہے اور ان میں سے بھاری اکثریت وہی ہے جو مبلّغ کے ذریعہ نہیں یعنی مرکزی مبلغ کے ذریعہ بلکہ یہ جو نئے رضا کار مبلغ ہیں ان کے ذریعہ احمدی ہو رہے ہیں اور جو تیاری کی اطلاعیں ہیں اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ سال کے اختتام سے پہلے وہ (100) سے بھی بڑھ جائیں تو ہر گز تعجب نہیں ہوگا۔

انگلستان بیچارہ کچھ پیچھے تھا اس میں اور ابھی بھی پیچھے ہے لیکن جن لوگوں نے کام شروع کیا ہے ان کو خدا پھل بھی دینے لگ گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یارک شائر (York Shire) شہر کے دو خاندان ہیں ڈاکٹر سعید اور ان کا خاندان اور ڈاکٹر حامد اللہ خان اور ان کا خاندان جن کو بڑا تبلیغ کا جنون ہے اور پہلے اللہ کے فضل سے یہاں سے خوشخبری ملی تھی جو (Greek) فیملی کے احمدی ہونے کی اب یہاں دو ایک میاں بیوی دونوں اساتذہ ہیں وہ پیچھے انصار اللہ کے اجتماع پر آ کر بیعت کر کے گئے ہیں انہیں کی کوششوں کے نتیجے میں۔ اس کے علاوہ دو پاکستانی بھی وہیں ان کی کوششوں کے نتیجے میں ایک اور نوجوان جوان کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ بھی خدا کے فضل سے احمدی ہوئے

ہیں اور مزید انہوں نے لکھا ہے کہ بڑی تیزی سے رجحان ہے اور بعض لوگ تو انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خواب کے ذریعہ اب ان کی رہنمائی کرے تو وہ قدم اُٹھالیں۔

ایسے بھی ہیں ان میں سے جو پہلے احمدیت کا نام تک نہیں سننا چاہتے تھے یعنی ایک وہاں صوفی موومنٹ سے تعلق رکھنے والے انگریز ہیں ان کی بیوی کا رجحان ہو گیا اور وہ اس قدر شدید نفرت کرتے تھے احمدیت سے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ جب ہم نے بیوی کو Tapes دینی شروع کیں اور اُس پر زیادہ اثر ہوا تو ایک دن وہ بلانے گئے بیوی کو اطلاع دینے کے لئے کہ فلاں میٹنگ میں تم نے آنا ہے، خاوند اس دن گھر پر تھا تو اس نے کہا کہ تم یوں کرو کہ یہ کیسٹ تم اپنی واپس لے جاؤ اور یہ میں میوزک کا ٹیچر ہوں یہ میوزک کی ٹیپ تم لے جاؤ جتنی تمہیں اس میں دلچسپی ہوگی اتنی مجھے اس میں دلچسپی ہے جو تم ٹیپیں (Tapes) دے رہے ہو اور میں نہیں پسند کرتا خیر اُنہوں نے ہمت نہیں چھوڑی۔ اور ایک کیسٹ تھی غالباً سوال و جواب کی جس میں یعنی متفرق باتیں تھیں یہاں کی جو مجلس ہوتی ہے وہ انہوں نے پھر بیوی کو دی اور اُس نے ایسے وقت میں لگائی جب خاوند بیٹھا گھر میں ہی تھا اور وہ سننے پر مجبور ہو گیا اور جب اس نے سنی تو اس نے خود مطالبہ بھیجا کہ مجھے اور چاہئیں اور پھر اس نے میٹنگز میں حاضر ہونا شروع کیا اور اب وہ دعا کے لئے کہہ رہے ہیں کہ بس اب دعا پہ بات رہ گئی ہے دعا کرو کہ میں بھی ساتھ شامل ہو جاؤں۔ اسی طرح ایک Moroccan (مراکشی) نے بھی یہاں حال ہی میں بیعت کی ہے۔ تو جماعت انگلستان میں بھی اللہ کے فضل سے تبلیغ کی طرف توجہ ہو رہی ہے لیکن رفتار ابھی تھوڑی ہے جتنی ہماری Man power ہے یہاں اس کو اگر آپ استعمال کریں اور سارے بوڑھے، بچے، عورتیں، مرد سارے مصروف ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت عظیم الشان یہاں امکانات ہیں اور آپ کو بالکل بدلی ہوئی فضا نظر آئے گی ایک سال کے اندر اندر۔ تبلیغ کرنے والی جماعتوں کی تو کیفیت ہی بالکل اور ہو جایا کرتی ہے۔ شرابیوں کا محاورہ ہے کہ ظالم تو نے پی ہی نہیں تجھے کیا پتہ کہ کیا چیز ہے؟ یہ سب سے زیادہ محاورہ مبلغ پر صادق آتا ہے۔ مبلغ جس کو عادت پڑ جائے تبلیغ کی اور جس کو خدا تعالیٰ یہ مزہ دے دے کہ اس کے ذریعہ کوئی احمدی ہو گیا ہے وہ دوسروں کو کہتا ہے زبانِ حال سے اگر ویسے نہ کہے کہ ظالم تو نے تو پی ہی نہیں تجھے کیا پتہ کہ تبلیغ میں کتنا مزہ ہے اور روحانی اولاد میں کتنا مزہ ہے؟

روحانی اولاد میں جو مبلغ کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے یا رضا کار کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اس میں ایک اور فرق بھی ہے۔مبلغ کے ذریعہ جو احمدی ہوتے ہیں وہ مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے لوگ ایسے لوگ بھی جن کا ذہنی طور پر ضروری نہیں کہ مزاج مبلغ سے ملے اور ایسے لوگ جن کا ذاتی خاندانی تعلق مبلغ سے نہیں ہوتا یہ لوگ بھی ہوتے رہتے ہیں۔تو مبلغ جتنے احمدی بناتا ہے ان کی تربیت کی استطاعت نہیں ہوتی اس میں نہ اتنا رابطہ وسیع، ظاہری فاصلوں کی دوری کی بنا پر یا مزاج کی اختلاف کی بنا پر یا خاندانی روابط کی کمی کے نتیجہ میں کئی مشکلات ہیں وہ ذاتی تربیت میں اتنا وقت نہیں دے سکتا لیکن جو انفرادی تبلیغ کے ذریعہ احمدی ہوتے ہیں عموماً ان میں پہلے مراسم چلتے ہیں دوستیاں ہوتی ہیں، خاندان ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور جب ان کے ذریعہ کوئی احمدی ہو جاتا ہے تو ایک دم محبت میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔تو ہر احمدی ہونے والے کو ایک مربی خاندان ساتھ مل جاتا ہے اس لئے اصل دیرپا طریق جو تبلیغ کا ہے وہ یہی ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ دن بدن اس میں نمایاں اضافہ ہوگا۔

ایک خوش خبری آخر پر آپ کو دینی چاہتا ہوں۔ جہاں تک لٹریچر کی اشاعت کا تعلق ہے بہت کمی تھی، بہت سی زبانوں میں، بہت سے مسائل پر لٹریچر کی، اس کو ایک باقاعدہ منصوبہ کے ماتحت پورا کرنے کے لئے نہ صرف سکیم مرتب کی گئی ہے بلکہ نئے مضامین لکھوائے جارہے ہیں۔گزشتہ سابقہ زبانوں سے کتابیں اکٹھی کر کے ان کو دوبارہ از سرنو شائع کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔کام بہت وسیع ہے کیونکہ ہر کتاب کا جائزہ لینا پڑتا ہے کہ اگر وہ بیس سال پہلے مفید تھی تو آج بھی مفید ہے کہ نہیں اور ہر قوم کے حالات کا جائزہ لینا پڑتا ہے کہ ان کے رجحان بدل چکے ہیں ان کو اب کس مضمون کی ضرورت ہے؟ پھر اس کے لئے لکھنے والے ڈھونڈے جاتے ہیں پھر ان سے پیچھے پڑھ کر مضامین لکھوائے جاتے ہیں پھر ان کو دوبارہ دیکھا جاتا ہے زبان کے لحاظ سے اور مسائل کے لحاظ سے پیشکش کے لحاظ سے تو بہت ہی وسیع کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں انصار بھی مہیا کر رہا ہے اور بکثرت طوعی طور پر خدمت دین کرنے والے اس کام میں مدد کر رہے ہیں اور کچھ لٹریچر تیار ہو کر طبع ہو چکا ہے اور کچھ ایسا ہے جو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ طبع ہو جائے گا۔

اس وقت ہم پتے اکٹھے کر رہے ہیں اور لٹریچر کی اشاعت سے پہلے سکیم یہ ہے کہ ایک تو

احمدی براہ راست اپنے روابط وسیع کرلیں اور مبلغ بن چکے ہوں تاکہ جب ان کو ضرورت پیش آئے ہم اس وقت انہیں مہیا کریں اور ذاتی تعلق کی بنا پر وہ لٹریچر پیش کریں۔ دوسرے پتے اس کثرت سے اکٹھے ہو جائیں کہ ڈاک کے ذریعے بیس ہزار تیس ہزار فی الحال میرا اندازہ یہ ہے کہ اس کو بڑی جلدی بڑھا کر ایک لاکھ تک پہنچا دیا جائے۔ ایک لاکھ پتوں کا میں نے مطالبہ کیا ہے اور ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے اس میں کمزوری ہے۔ انگلستان بھی پتے مہیا کرنے میں کمزور ہے حالانکہ میں نے بار بار تاکید کی تھی بعض دور کے ممالک نے بڑی اچھی Response دکھائی ہے لیکن انگلستان میں ابھی کمزوری ہے۔

میں نے اہل عرب کے پتے مانگے تھے تو انہوں نے وہ ڈائریکٹری اٹھا کے یا شاید عرب Embassies کی کتابیں منگوا کر ان سے پتے نوٹ کر کے بھیج دیئے حالانکہ اس قسم کے پتے نہیں چاہئیں۔ پتے ایسے چاہئیں کہ جہاں پتہ بھیجنے والے کی نظر ہو کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے، عمر اس کی کتنی ہے، رجحان کیا ہیں؟ ضروری تو نہیں کہ جتنے پتے آپ بھیجیں ان سب کو لٹریچر بھجوانا مناسب بھی ہو۔ اس لئے یہاں بھی کافی چھان بین کرنی پڑتی ہے۔ تو ایک پہلو سے تو انگلستان نے ابھی کمزوری دکھائی ہے لیکن ایک اور پہلو سے غیر معمولی طور پر خدمت بھی کی ہے۔ یہ سارا کام پتوں کو مرتب کرنا اور پھر یاددہانیاں کروانا لجنہ اماء اللہ یوکے کر رہی ہے اور نہایت مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ قریباً تیس ہزار پتہ جات کو وہ مرتب کر چکے ہیں اور پھر ان کو کارڈز پر منتقل کرنا اور پھر ان کو کمپیوٹر میں Feed کرنا بہت بڑا کام ہے تیاری کا۔ لیکن مجھے اندازہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ جس وقت ہم لٹریچر کے لحاظ سے تیار ہوں گے اس کے ساتھ یہ بھی تیار ہو چکا ہوگا۔ تو ایک نئے دور میں جماعت داخل ہونے والی ہے بہت وسیع تبلیغ کے دور میں اس کے لئے آپ بھی تیاری کریں اور جو علم دوست ہیں احباب وہ اپنی خدمات پیش کریں اور مضامین لکھیں، غیروں کے لٹریچر کی نگرانی کریں۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام اب بڑی تیزی سے آگے بڑھے گا۔

ایک بہت بڑی خوش خبری اسی ضمن میں یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ Italian ترجمۂ قرآن کا کام اپنی نگرانی میں مکمل کروائیں۔ چنانچہ پرسوں وہ آکر مجھے وہ آخری شکل میں مسودہ دے گئے ہیں۔ مکمل ہو چکا ہے خدا کے فضل سے۔ بہت سی کمپنیوں کی رائے

لینے کے بعد گزشتہ تر جموں کو رد کر دیا گیا ان میں خامیاں تھیں۔اس ترجمہ کے متعلق اب رائے یہی ہے کہ بہت ہی عمدہ اعلیٰ معیار کا ترجمہ ہے۔ چونکہ قرآن کریم میں احتیاط زیادہ کرنی پڑتی ہے اس لئے تھوڑی سی اور احتیاط کی جائے گی اور پھر انشاء اللہ امید ہے کہ اسی سال یہ شائع ہونے کے لئے دے دیا جائے گا۔

فرانسیسی ترجمہ بھی تمام مراحل سے گزر کر اب مکمل ہو چکا ہے۔روسی ترجمہ جو حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس کے زمانہ میں یہاں سے کروایا گیا تھا وہ حسن اتفاق سے ایسا اچھا کیا گیا کہ اس زمانہ کے سارے ترجمہ آج کے صاحب علم لوگوں نے رد کر دیئے سوائے روسی ترجمہ کے اور روسی ترجمہ سے متعلق جہاں رائے ملی ہے انہوں نے حیرت انگیز تعریف کی ہے۔روسیوں نے بھی جو مثلاً پاکستان میں سکالرز ہیں یہاں کے ماہرین نے بھی سب نے کہا ہے کہ بہت ہی اعلیٰ معیار کا ترجمہ ہے صرف لکھنے کی طرز میں اس زمانے سے اب کچھ تبدیلی پیدا ہوئی ہے اس کو ماہرین کہتے ہیں ٹھیک کروالیا جائے تو ہر لحاظ سے معیاری ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین نئی زبانوں میں قرآن کریم شائع کرنے کیلئے تیار کھڑے ہیں اور اس کے لئے روپیہ بھی موجود ہے۔

Italian ترجمہ کے لئے ڈاکٹر (عبدالسلام) صاحب نے پیش کش کی تھی کہ میں اپنی طرف سے پیش کرنا چاہتا ہوں اور چونکہ نیکی سے آگے بڑے بچے پیدا ہوتے ہیں نیکی بڑی Fertile چیز ہے۔جب مکمل کر لیا تو ان کا اتنا لطف آیا اس کا کہ وہ ساتھ ہی یہ درخواست کر گئے ہیں کہ اس کی طباعت کا خرچ بھی مجھے برداشت کرنے کی اجازت دی جائے تو جس اخلاص اور محبت سے انہوں نے ترجمہ کروایا تھا اور جس طرح انہوں نے ظاہر کیا تو میں نے ان سے حامی بھر لی ہے کہ ہاں ٹھیک ہے آپ شائع کروائیں۔

اسی طرح روسی زبان کے متعلق چوہدری شاہ نواز صاحب نے پہلے ترجمہ کے متعلق درخواست کی تھی ان کا پیچھے پیچھے خط پہنچ گیا کہ اس کے سارے اخراجات میں برداشت کرنا چاہتا ہوں۔ان کو بھی میں نے اس کے لئے اجازت دے دی اور وہ خدا کے فضل سے بالکل تیار ہیں۔

تو فرانسیسی کے لئے صد سالہ جوبلی سے رقم مل جائے گی انشاء اللہ یعنی پیسے کی کوئی کمی نہیں ہے جماعت کے لئے۔کاموں کی تیاری رکھے جماعت، آگے بڑھنے کے لئے تیاری کرے تو اللہ

تعالیٰ کوئی کمی کسی طرح کی بھی رستے میں حائل نہیں ہونے دے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی ہے اصل ہمارا انتقام دشمنوں سے۔ وہ جتنا بدیوں میں بڑھتے چلے جارہے ہیں ہم اتنا نیکیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ جتنا وہ ہمیں اسلام سے کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں اتنا زیادہ تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جارہا ہے۔ ایسی جماعت سے کون مقابلہ کرسکتا ہے جس کی دوڑ ہی نیکیوں میں ہے اور وہ مخالف سمت میں دوڑ رہے ہیں؟ کیسی بے وقوفی کی بات ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا تھا وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرہ:۱۴۹) کہ ہم تمہارے لئے دوڑ مقرر کرتے ہیں اور وہ دوڑ یہ ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور ہم تو نیکیوں کو قبلہ بنا کر آگے بڑھ رہے ہیں اور دوڑنے کی خواہش ان کو ہے لیکن سمت کا پتہ نہیں بیچاروں کو وہ برعکس سمت میں دوڑ رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے۔ جن کا قبلہ اور رخ اور ہو چکا ہو وہ کیسے آگے نکل سکتے ہیں؟ وہ تو جتنا دوڑیں گے اتنا زیادہ ہمارے فاصلے بڑھتے چلے جائیں گے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالی ان کو ہوش عطا فرمائے۔ نیکی میں کسی نے مقابلہ کرنا ہے تو ساری دنیا کو چیلنج ہے ہمارا، کسی سے ہم ڈرنے والے اور خوف کھانے والے نہیں اگر بدیوں کا مقابلہ ہے تو پھر تمہیں مبارک ہو ہم بہر حال اس میدان کے شیر نہیں ہیں۔ اللہ تعالی ان بھائیوں کو بھی توفیق عطا فرمائے اور ہر آئندہ سال مجھے بھی توفیق بخشے کہ جماعت کیلئے نئی سے نئی، تازہ سے تازہ خوشخبریاں پیش کرسکوں تا کہ دوسری طرف سے جو ان کو زخم پہنچتے ہیں وہ نہ صرف مندمل ہوں بلکہ نئی خوشیوں کے پھول ان کے دلوں میں کھلتے رہیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

دو جنازہ ہائے غائب کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی جو ہمارے انگلستان کے مبلغ ہیں اور نہایت مخلص واقف زندگی ہیں ان کے والد صاحب مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب اچانک مختصر علالت کے بعد ۲۲ / اکتوبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ غائب ہوگی جمعہ کے بعد۔

دوسرے ہمارے ایک پرانے سلسلہ کے مخلص کارکن ماسٹر سعد اللہ خان صاحب صدر محلّہ فیکٹری ایریا (ربوہ) کی اہلیہ امتہ السلام صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے ایک صحابی مولوی محمد اسماعیل صاحب سرساوی کی بیٹی تھیں اور سرساوی صاحب کو قادیان والے لوگ تو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ان کی یاد تازہ ہوگی ، یہ بھی بڑی مخلص خاتون تھیں ۔ان دونوں کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔

اور ایک بات یہ کہ پاکستان سے جو خبریں آئی ہیں آج ان میں بھی کچھ تشویش کا پہلو ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مولوی فساد پر تلے بیٹھے ہیں۔تو خاص طور پر اپنے پاکستانی بھائیوں کو آئندہ چند دنوں میں غیر معمولی طور پر یاد رکھیں اور تہجد جو نہیں پڑھ رہے ان کو بھی چاہئے کہ وہ تہجد کے لئے اٹھیں خاص طور پر اس مقصد کے لئے اور خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔